نظارہ روئے جاناں کا

امام احمد رضا خاں کے نعتیہ کلام کا انتخاب

مقدمہ و ترتیب و انتخاب

ڈاکٹر نجیب جمال

استاذ زائر کلیة اللغات و الترجمة
جامعة الازہر الشریف، قاہرہ

ناشر:

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

Marfat.com

Marfat.com

نظارہ روئے جاناں کا

امام احمد رضا خاں کے نعتیہ کلام کا انتخاب

مقدمہ و ترتیب و انتخاب

ڈاکٹر نجیب جمال

استاذ زائر کلیة اللغات و الترجمة

جامعة الازہر الشریف ، قاہرہ

رضا اکیڈمی ○ لاہور

Marfat.com

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۵۶

کتاب ——— نظارہ روئے جاناں کا

ترتیب ——— **ڈاکٹر نجیب جمال**

استاذ زائر کلیۃ اللغات والترجمۃ

جامعہ ازہر شریف، قاہرہ، مصر

پروف ریڈنگ ——— محمد عبدالحکیم شرف قادری

صفحات ——— ۵۳

تاریخ اشاعت ——— رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ/دسمبر ۱۹۹۹ء

ناشر ——— رضا اکیڈمی، لاہور

ہدیہ ——— دعائے خیر برائے معاونین

نوٹ : ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں

ملنے کا پتا :

رضا اکیڈمی، مسجد رضا، محبوب روڈ، چاہ میراں، لاہور

Marfat.com

انتساب

عاشقانِ رسولِ خیر الانام

حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

اور

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

کے نام

جان ہے عشق مصطفیٰ، روز فزوں کرے خدا
جس کو ہے درد کا مزہ، ناز دوا اٹھائے کیوں؟

Marfat.com

سکھایا ہے یہ کس گستاخ نے آئینہ کو یارب
نظارہ روئے جاناں کا بہانہ کر کے حیرت کا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش نظر روح پرور اور دل نواز مقالہ "نظارہ روئے جاناں کا" محترم پروفیسر ڈاکٹر نجیب جمال مدظلہٗ استاد زائر، شعبۂ اردو، کلیۃ اللغات والترجمۃ، جامعہ ازہر شریف قاہرہ، مصر کے قلم کا شاہکار ہے، ڈاکٹر صاحب اس سے پہلے اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور میں کلیۂ فنون کے ڈائریکٹر اور شعبۂ اردو و اقبالیات کے چیئر مین رہ چکے ہیں، وہ بڑے نستعلیق قسم کے فاضل ہیں، متانت اور وقار ان کے چہرے بشرے سے جھلکتا ہے غیر ضروری گفتگو بالکل نہیں کرتے، شعر و ادب کا گہرا ذوق اور وسیع مطالعہ رکھتے ہیں، پاکستانی طلبہ کو ان کی شفقت اور حسن سلوک کا مداح پایا۔

اس مقالے میں انہوں نے بڑے دل گداز انداز میں فکر انگیز اور بصیرت افروز گفتگو کی ہے اور امام احمد رضا بریلوی ہی کے ایک مصرع کے ایک حصے کو اپنے مقالے کا عنوان بنایا ہے، حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے جس والہانہ عقیدت و محبت سے سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ارمغانِ نیاز پیش کیا ہے۔ اس نے لاکھوں اہل محبت کے دلوں کو اللہ تعالیٰ اور حضور سید عالم ﷺ کی دیوانہ وار محبت کی روشنی سے منور کر دیا ہے

ڈاکٹر صاحب نے اپنے مقالے کا اختتام ان کلمات پر کیا ہے:

> مولانا نے غزل کے حسنِ بیان، مثنوی کی روانی اور قصیدے کے شکوہ کو اپنی نعتوں میں اس طرح برتا ہے کہ لطفِ بیان کی ایک نئی جہت وجود میں آگئی ہے، ان کی نعت میں اردو شاعری کے یہ تینوں مختلف اسالیب ہم آہنگ بھی ہیں اور الگ الگ قابل شناخت بھی، یوں ان کی نعت گوئی کے مؤثرات، ترغیبات اور تحریکات کو دیکھتے ہوئے امام احمد رضا خاں بریلوی کو اردو نعت گوئی کا امام بھی کہا جا سکتا ہے[1]

ڈاکٹر صاحب نے یہ مقالہ شیخ سید حازم محمد احمد المحفوظ، الاستاذ المساعد قسم اللغۃ الاردیۃ وآدابھا، جامعہ ازہر شریف، قاہرہ، مصر کی فرمائش پر قلم بند کیا جسے انہوں نے اپنی یادگاری کتاب "مولانا احمد رضا خاں" (ص ۱۲۹-۱۶۱) میں شامل کیا، یہ کتاب ستمبر ۱۹۹۹ء میں دارالاتحاد، قاہرہ، مصر سے شائع ہوئی، جو ۳۰ ۳ صفحات پر مشتمل ہے، اس کا

---

[1] حازم محمد احمد المحفوظ، سید: احمد رضا خاں (الکتاب التذکاری) طبع قاہرہ ص ۱۶۹

Marfat.com

ایک حصہ عربی اور دوسرا اردو کے وقیع مقالات پر مشتمل ہے۔بعد ازاں محترم ڈاکٹر نجیب جمال نے امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں سے اپنے ذوق کے مطابق چند نعتوں اور ان کے اشعار کا انتخاب کیا، جو اس مقالے کے آخر میں شامل اشاعت ہے، عزیز القدر ممتاز احمد سدیدی سلمہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ ازہر شریف، قاہرہ سے فرمائش کی کہ یہ مقالہ علیحدہ شائع کیا جائے، اللہ تعالیٰ رضا اکیڈمی، لاہور کے اراکین اور معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے، جنہوں نے اس مقالہ کی اشاعت کا اہتمام کیا۔

۶ر ستمبر ۱۹۹۹ء کو راقم الحروف جناب سید وجاہت رسول قادری مدظلہ صدر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے ساتھ قاہرہ گیا تو ہمارے میزبان محترم اقبالیات اور رضویات کے محقق سید حازم محمد احمد المحفوظ، عزیزم مولانا ممتاز احمد سدیدی، قاری فیاض الحسن جمیل اور دیگر احباب تھے، ان حضرات کے توسط سے امام اکبر، شیخ الازہر محمد سید طنطاوی مدظلہ العالی، ڈاکٹر رزق مرسی ابو العباس علی، کلیۃ الدراسات الاسلامیۃ والعربیۃ، جامعہ ازہر شریف، قاہرہ، ڈاکٹر حسین مجیب مصری، جامعہ عین شمس، شیخ طریقت ڈاکٹر ضیاء الدین کردی، استاذ فلسفہ وعقیدہ جامعہ ازہر شریف، ڈاکٹر نجیب جمال وغیرہم علماء وفضلاء سے ملاقات ہوئی اور مفید علمی گفتگو ہوئی۔

سید حازم صاحب کے تعاون سے مصر کے نامور فاضل اور علامہ اقبال کی متعدد کتابوں کے مترجم شیخ حسین مجیب مصری مدظلہ نے ''سلام رضا'' کا منظوم عربی ترجمہ کیا اور اس پر ۱۰۵ صفحات کا مبسوط مقدمہ لکھا، یہ ترجمہ ''المنظومۃ السلامیۃ'' کے نام سے الدار الثقافیۃ للنشر، قاہرہ کے مالک جناب فتحی نصار نے بڑے اہتمام سے شائع کیا، اس کے علاوہ سید حازم محمد المحفوظ نے ایک یادگاری کتاب ''مولانا الامام احمد رضا خاں'' مرتب کی اور قاہرہ میں ہمارے قیام کے دوران شائع کی، اللہ تعالیٰ انہیں شاد اور آباد رکھے۔

۳۰ر شعبان ۱۴۲۰ھ

۹ر دسمبر ۱۹۹۹ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
پاکستان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اردو نعت گوئی کے امام

امام احمد رضا خاں بریلوی

نعت گوئی کا فن بیک وقت آسان بھی ہے اور مشکل بھی - آسان اس لئے کہ نعت گوئی کا باب ہر ایک کے لئے کھلا ہے، جو چاہے چاہت کے پھول عقیدت کے آنسوؤں میں گوندھ کر اشعار کی مالا میں پرو سکتا ہے اور دربار رسالت ﷺ میں نذرانہ عقیدت کے طور پر پیش کر سکتا ہے - ناممکن ہے کہ سرکار رسالت ﷺ کا بحر موجزن جوش میں نہ آئے اور جھولی میں دو چار گوہر آب دار نہ آگریں اور مشکل اس لئے کہ نعت گوئی کا جادہ بہت دشوار، کٹھن اور پُر خار ہے اس میں قدم قدم پر سخت مقام آتے ہیں ایک ایک قدم پھونک پھونک کر رکھنا اور تلوار کی دھار پر چلنا پڑتا ہے، سیرت رسول خیر الانام ﷺ کے ایک ایک نقش کو ابھارنا ایسا ہے جیسے چاول کے دانے پر قل ھواللہ لکھنا، تخیلی صداقتوں کو بروئے کار لا کر گلدستۂ نعت کو اس طرح آراستہ کرنا کہ ہر پھول کا رنگ اور خوشبو جدا جدا اور گل چیں کا ہاتھ آتش گل سے نہ جلے، یقیناً آسان نہیں کیوں کہ شاعری صرف مرصع لفظوں، مسجع ترکیبوں اور مترنم ردیفوں کا گورکھ دھندا نہیں بلکہ تخیل کی پرواز، جذبے کی سچائی اور احساس کی گہرائی سے عبارت ہے اور ان چیزوں کی جتنی ضرورت نعت میں ہے کسی اور صنف شاعری میں نہیں - نعت شاعر سے تخیل کی صداقت، جذبے کی پاکیزگی، احساس کی شدت اور بیان کی تاثیر کے ساتھ دل گداختہ کا بھی تقاضا کرتی ہے - اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ محبت، چاہت، عقیدت، از خود رفتگی اور والہانہ کیف و مستی کا وفور شاعر پر طاری ہو اسکی انگلیاں خون

Marfat.com

دل میں ڈوب چکی ہوں اور آنحضرت ﷺ سے محبت کا یہ عالم ہو کہ دوری کا دور دور گماں نہ ہو، تب کہیں جا کر غیب سے مضامین خیال میں آتے ہیں اور صریر خامہ نوائے سروش بنتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اردو شاعری کی تاریخ میں چند نعتیں ہی ایسی لکھی جا سکی ہیں جن میں شاعر کی محبت، لگن اور عشق نے ایسا ارتعاش پیدا کیا جس کی جنبشوں کو ہر لحظہ محسوس کیا جا سکتا ہے فوری طور پر ذہن میں تازہ رہنے والی نعتوں میں سے کچھ یہ ہیں۔

اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے (حالیؔ)

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب (اقبالؔ)

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز چمکنے والی تھی سب دنیا درباروں میں (ظفر علیخاںؔ)

واہ کیا جود و کرم ہے شہہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحےٰ تیرے چہرہ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم

Marfat.com

لم یات نظیرک فی نظرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہِ دوسَرا جانا

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا باڑہ نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جان مراد اب کدھر ہائے ترامکان ہے

———(مولانا احمد رضا خاں بریلوی)

آخر میں درج کی گئیں تمام نعتیں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی ہیں، جن کے فضل و کمال، علم و ہنر اور حلقۂ اثر سے انکار ممکن نہیں، انہوں نے ہی نعت گوئی کو شاعری کی دوسری اصناف سے زیادہ معزز اور ایک مؤثر تحریک بنایا۔[1] ان کی نعتوں اور خاص کر نعتیہ قصائد اور نعتیہ سلام (مصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام) کی گونج بر صغیر میں منعقد ہونے والی مذہبی محفلوں میں، میلاد شریف کی تقریبات میں، مساجد میں، سماجی اجتماعات میں، یہاں تک کہ ہر گلی کوچے میں سنی جا سکتی ہے، اردو نعت گوئی میں یہ قبول عام اور فضیلت صرف مولانا احمد رضا خاں صاحب کا ہی حصہ ہے ان کی نعتوں کا ایک ایک لفظ، ایک ایک مصرع اور ایک ایک شعر عشق رسول میں ڈوبا ہوا

[1] بحوالہ مضمون، مولانا احمد رضا خاں کی نعتیہ شاعری، مطبوعہ نگار پاکستان، کراچی اپریل ۱۹۹۶ء ص ۴۷

Marfat.com

دکھائی دیتا ہے۔ لفظ گنجینہ معنی کا طلسم، مصرعے کیف و مستی میں ڈوبے ہوئے اور اشعار سر شاری و وجد آفرینی کا منبع، یہ ہے شاہ احمد رضا خاں کی نعت، جس میں کیفیات روحانی اور مقامات وجدانی کے طرفہ امکانات دکھائی دیتے ہیں اور انہیں ایک منفرد نعت گو بناتے ہیں۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری کا یہ کہنا بالکل درست معلوم ہوتا ہے:

> "برصغیر پاک و ہند کے علمائے دین میں بڑے بڑے صاحب علم و دانش اور علوم دینی و دنیوی کے فاضل گزرے ہیں، لیکن ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو ایک معتبر و تبحر عالم ہونے کے ساتھ ساتھ صف اول کا شاعر بھی ہو یا، جس نے نعت گوئی میں کوئی ممتاز مقام پیدا کیا ہو۔"[1]

اردو نعت گوئی کی تاریخ میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا نام اس لئے بھی ناقابل فراموش حیثیت کا حامل ہے کہ انہوں نے نعت گوئی کو غزل گوئی کا ہم پلہ بنا دیا، ان کا نعتیہ اسلوب اعلیٰ درجے کے حسن تغزل سے ہم آہنگ ہے اب جہاں اردو شاعری کے قاری کو میرؔ، سوداؔ، دردؔ، مصحفیؔ، آتشؔ، غالبؔ، ذوقؔ، داغؔ، اقبالؔ، یگانہؔ، فانیؔ، فراقؔ اور ندیمؔ کی غزلیں ازبر ہیں، وہاں اُسے احمد رضا خاں کی نعتوں کے اشعار بھی حفظ ہیں، ان کی نعتیں برصغیر پاک و ہند میں گھر گھر برپا ہونے والی میلاد کی محفلوں کے علاوہ درس گاہوں سے لے کر تمام چھوٹے بڑے سرکاری و غیر سرکاری اداروں کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے سیرت النبی کے جلسوں کا لازمہ ہیں، یوں نعت کو برصغیر کی سیاسی و سماجی اور معاشرتی و تمدنی زندگی میں بھرپور کردار ادا کرنے کا موقع میسر آیا اور اسے عوامی سطح پر زبردست قبول عام حاصل ہوا، خاص کر برصغیر کے مسلم طبقے کی اجتماعی یا انفرادی زندگی میں جب بھی اضطراب پیدا ہوا تو نعت ہی مشکل

1- بحوالہ مضمون، مولانا احمد رضا خاں کی نعتیہ شاعری، مطبوعہ نگار پاکستان، کراچی اپریل ۱۹۹۶ء، ص ۴۷

Marfat.com

گھڑی کا سہارا اور دلجوئی کا سامان بنی اور اس کے کچھ ایسے اشعار اجتماعی لاشعور کی پکار بن کر لبوں پر نازل ہو گئے جیسے حالی کی نعت کا یہ شعر ؎

اے خاصۂ خاصان رُسُل وقت دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے

یا پھر مولانا احمد رضا خاں کی نعت کے یہ اشعار ؎

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقا تیرا

غم ہو گئے بے شمار آقا
بندہ تیرے نثار آقا

گرداب میں پڑ گئی ہے کشتی
ڈوبا ڈوبا اُتار آقا

اَلبحرُ عَلَا وَ المَوجُ طغٰی من بے کس و طوفاں ہوش رُبا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا

مولانا احمد رضا خاں کی نعت کی ایک بڑی پہچان یہ ہے کہ یہ اجتماعی اور انفرادی طور پر آقائے نامدار کے وسیلے سے رب ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں سوال کرنے اور مانگنے کا قرینہ سکھلاتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ عشق "فتنہ گر و سرکش و چالاک" کیسے بنتا ہے؟ اور نالۂ بے باک آسمان کو کیسے چیرتا ہے؟ عشق رسول کوئی

Marfat.com

انصاف کا پتھر نہیں کہ "ہاتھ میں تیشہ زر ہو تو یہ ہاتھ آتا ہے"۔[1] ...
ہم وگماں کو چھوڑ کر ہمہ وقت حسن محبوب حق میں لاپتہ ہونا اور بحر عشق کی تہ میں ...
پڑتا ہے تب کہیں جا کر گوہر آب دار اور معنی نایاب ہاتھ آتے ہیں، عشق رسول تو ایک
جذباتی کیفیت ہے، احساس کا بہتا دریا ہے، تخیل کی بے ساختگی ہے۔ مئے محبت کی ...
ہے، عشق کی سلطانی ہے، اوس کے قطروں کی ٹھنڈک ہے، آتش گل کی حدت ہے، ...
و نظر کی واردات ہے، کیف و مستی میں ڈوبا نعرۂ مستانہ ہے اور دیوانگی و فرزانگی ...
خودی و ہشیاری کا امتزاج ہے۔ سوز و گداز، شدت احساس اور پاکیزگی جذبات جس کا ...
اور لفظوں کی روانی اور ہنر کی فراوانی جس کا صلہ ہے۔ مولانا احمد رضا خاں کی نعت بلاشبہ
ان تمام اوصاف معنوی سے مزین ہے اور صحیح معنوں میں "حدائق بخشش"[2] ہے۔
ڈاکٹر جمیل جالبی بھی اقرار کرتے ہیں کہ:

"احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کی شاعری نے مجھے عشق رسول ﷺ سے سرشار کیا، مجھ پر کیفیات روحانی کے دروا کیے اور میری لے اور میری آواز اور لہجے میں ان کی آواز اور لے شامل ہو گئی۔"[3]

مولانا احمد رضا خاں کی نعتوں نے جہاں برصغیر پاک و ہند کے لوگوں کے دلوں کو گداز کیا، وہاں نعت سنجی اور نعت فہمی کا ایک ایسا ذوق پیدا کیا جس میں خواص کے ساتھ ساتھ عوام نے بھی فراواں حصہ حاصل کیا، ڈاکٹر ریاض مجید کا یہ کہنا بجا ہے کہ:

"اردو نعت کی تاریخ میں اگر کسی فرد واحد نے شعرائے نعت پر سب سے گہرے اثرات مرتسم کیے ہوں تو وہ بلاشبہ مولانا احمد رضا خاں کی ذات ہے، انہوں نے نہ صرف یہ کہ خود نعت میں وقیع شاعری کی، بلکہ اپنے ہم مسلک شاعروں، خلفاء اور تلامذہ میں

۱۔ احمد ندیم قاسمی، نظم "پتھر" کا ایک مصرع۔
۲۔ مولانا شاہ احمد رضا خاں کا نعتیہ مجموعہ کلام۔
۳۔ بحوالہ "انتخاب حدائق بخشش" مرتبہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مرہند پبلی کیشنز، کراچی ۱۹۹۵ء ص ۳۱

Marfat.com

نعت گوئی کو ایک تحریک کی شکل دی۔" [1]

اردو میں نعت گوئی کو جو شرف مولانا کی گہری نظر، والہانہ عقیدت، شعری استعداد اور فن کارانہ ہنر مندی کے سبب میسر آیا، اس کی وجہ سے اب نعتیہ شاعروں کی ایک کھیپ اور نعتیہ شاعری کے مجموعوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ دکھائی دیتا ہے۔ مولانا کی صرف ایک نعت جس کا مطلع ہے :

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا　　　　نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

اس نعت کی زمین میں پچیس نعتوں اور تین حمدوں کا سراغ لگایا جا چکا ہے [2] جن شعراء نے اس زمین میں گلزار معرفت کھلایا ہے ان میں احمد ندیم قاسمی، احسان دانش، ند لکھنوی، مولانا حسن رضا خاں، سید نصیر الدین نصیر گولڑہ شریف، نظیر لدھیانوی پروفیسر عارف عبد المتین، خواجہ عابد نظامی، عزیز حاصل پوری، قمر جلالوی، ہلال جعفری اور عاصی کرنالی جیسے ممتاز شعراء شامل ہیں۔

عموماً شعراء نرم، ہموار اور پامال زمینوں کو منتخب کر کے ہی شعر کہتے دکھائی یتے ہیں، مگر مولانا شاہ احمد رضا خاں کی نعتیں ولی دکنی کے اس شعر کی معنوی صورت نظر آتی ہیں۔

راہ مضمون تازہ، بند نہیں
تاقیامت کھلا ہے باب سخن

مولانا نے سنگلاخ زمینوں کو اپنی جودت طبع اور فکر رواں سے اس قدر ملائم کر یا ہے اور اس میں دل نشیں لفظوں اور تراکیب سے ایسی تخم ریزی کی ہے کہ جدھر نظر ٹھایئے گلشن نبوت ہرا بھرا دکھائی دیتا ہے۔ سخت، کھردری اور پتھریلی زمینوں کو نرم لائم اور گداز کر دینا اور انہیں ہر طبقہ عام و خاص میں قبول عام عطا کر دینا مولانا احمد

---

[1] بحوالہ مضمون، امام احمد رضا کی اردو نعت گوئی، ص ۱۱۴

[2] ظفر عالم جاوید، ڈاکٹر: امام احمد رضا کی اردو نعت نگاری، مطبوعہ معارف رضا، کراچی ۱۹۹۶، ص ۱۲۸

Marfat.com

رضا خاں کا ایسا تخصص ہے، جس کی بلندی تک پہنچنے اور مصرعہ تر، کی صورت قائم کر
کے لئے تنِ شاعر کا سیروں لہو خشک ہوتا ہے- مولانا نے یہ کمال جابجا دکھایا ہے-دیکھیے

تابِ مرآتِ سحر ، گردِ بیابانِ عرب
غازۂ روئے قمر دودِ چراغانِ عرب

جو بنوں پر ہے بہارِ چمن آرائی دوست
خلد کا نام نہ لے بلبلِ شیدائی دوست

تمہارے ذرے کے پر تو ستار ہائے فلک
تمہارے نعل کی ناقص مثل ضیائے فلک

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفےٰ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں

ہے لب عیسیٰ سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں
سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

تاہم پتھر کو موم کرنے سے بھی دشوار مرحلہ، چھوٹی بحروں میں تجلیا
بھرنے اور سہل ممتنع کا انداز پیدا کرنے کا تھا، اس میدان میں بھی نعت میں مولانا اح
رضا خاں کا ہم پلہ کوئی دوسرا نظر نہیں آتا، چھوٹی بحروں میں ان کی ایک دو نہیں
درجنوں نعتیں اور ان کے اشعار ایسے ہیں جو حدود مقام سے آگے گزر چکے ہیں- طویل
بحروں اور سنگلاخ زمینوں میں لکھی گئی نعتوں کی کامیابی مولانا کو ایک قادر الکلام شاع
تو ثابت کرتی ہے- مگر ایک بڑے شاعر کی عظمت کا دار و مدار ہمیشہ چھوٹی بحروں میں
سموئی گئی بے ساختگی، معصومیت، لطافت، نازک خیالی، طرح داری، سحر آفرینی، نغمگی
موسیقیت، سلاست و حلاوت، سوز و گداز، رعنائی خیال، کیف و اثر اور تخلیقی حسن کی

Marfat.com

طرفگی پر ہوتا ہے، احمد رضا خاں بریلوی کے اشعار میں عشق و یقین سمیت ان تمام اوصافِ حسنِ نعت کا امتزاج ملتا ہے، پروفیسر وسیم بریلوی کے الفاظ میں :

"یہاں میرؔ کی دردمندی بھی ہے، غالبؔ کا تفکر بھی، مومنؔ کی شائستہ نظری بھی ہے، سوداؔ کی خلاقی ذہنی بھی، دردؔ کی عارفانہ سادگی بھی ہے، ذوقؔ کی زباں دانی بھی۔ اقبالؔ کی فلسفیانہ گہرائی بھی ہے، حالیؔ کی عاجزی و انکساری بھی، جگرؔ کی والہانہ ربودگی بھی ہے فانیؔ کی فلسفیانہ نظری بھی، حسرتؔ کی واقعیت بھی ہے اور اصغرؔ کی معرفت پسندی بھی[1]"

آیئے دیکھتے ہیں :

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم — خدا چاہتا ہے رضائے محمد
عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر — خدائے محمد برائے محمد
خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے — جو آنکھیں ہیں محو لقائے محمد

غم ہو گئے بے شمار آقا — بندہ تیرے نثار آقا
میں دور ہوں، تم تو ہو میرے پاس — سن لو میری پکار آقا

ہر حکایت ہر کنایت ہر ادا — ہر اشارت دل نشیں و دل نشاں

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں — تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں — مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

سچی بات سکھاتے یہ ہیں — سیدھی راہ دکھاتے یہ ہیں
شافع، نافع، رافع، دافع — کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں

1۔ احمد رضا خاں، امام : انتخاب حدائق بخشش، ص ۵۲-۵۳

Marfat.com

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی | سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی | دونوں عالم کا دولھا ہمارا نبی
جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات | ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی
خلق سے اولیا، اولیا سے رسل | اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی | چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے | پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی
سارے اچھوں سے اچھا سمجھئے جسے | ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
غم زدوں کو رضا مژدہ دیجے کہ ہے | بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

مولانا احمد رضا خاں کا اسلوب شعری ایک الگ مضمون کا تقاضا کرتا ہے ان کے لفظوں کی تراش خراش ایسی ہے، جس پر ایک لمحہ کے لئے بھی آورد کا گمان نہیں ہوتا، بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے لفظ ایک وجدانی ترتیب کے ساتھ اپنی نشست کے لئے بے کل ہوں، حضرت امیر خسرو نے اپنی ایک غزل کے ہر شعر میں آدھا مصرع ہندی اور آدھا فارسی میں کہہ کر ایک نئے راگ کو لفظوں کے ذریعے سُر میں ڈھالا تھا، مگر حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے اپنی ایک نعت میں اردو، عربی، فارسی اور پوربی زبان کے الفاظ وتراکیب کو ہم آہنگ کر کے شاعری کا ایک نیا آہنگ دریافت کیا ہے، اس نعت میں لفظ و معنی اور صوت و غنا ایک ہی قالب میں ڈھل گئے ہیں چند اشعار ملاحظہ کیجئے:

لم یاتِ نظیرُکَ فی نظَرٍ، مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر، سوہے تجھ کو شہ دوسَرا جانا

یا شمسُ نظَرتِ اِلیٰ لَیلی چو بطیبہ رسی عرضے بُکنی
توری جوت کی جھلجھل جگ میں رچی، مری شب نے نہ دن ہونا جانا

Marfat.com

اَنَا فِی عَطَشٍ وَّ سَخَاکَ اَتَمّ ، اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم ، دو بوند ادھر بھی گرا جانا

اَلرُّوحُ فِدَاکَ فَزِدْ حَرَقًا ، یک شعلہ دگر برزن عشقا
مورا تن من دھن سب پھونک دیا ، یہ جان بھی پیارے جلا جانا

اس نعت کے بارے میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے درست لکھا ہے کہ :

"مولانا احمد رضا خاں کی مذکورہ نعت میں جو دل نشینی و دل آویزی اور لطافت ہے وہ اس بنا پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت کا صاف و شفاف چشمہ ، اس کے تحت میں بہ رہا ہے مستی اور والہانہ پن کا ایک آبشار ہے جس کی طراوت ، خنکی اور مٹھاس سے اہل دل سیراب ہو رہے ہیں۔"[۱]

دراصل مولانا کے الفاظ میں جذبے کی جو صداقت ، شدت ، گہرائی اور رچاؤ ہے وہ عشق رسول اور مدحت رسول کے سبب سے ہے اور یہ رشتہ اتنا مضبوط اور تعلق اتنا گہرا ہے کہ اس نعت نے تشنگان محبت کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے۔ یہی صورت مولانا کے نعتیہ سلام (مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام) میں دکھائی دیتی ہے جسے عالمگیر شہرت حاصل ہوئی۔ ابھی حال ہی میں مصر سے اس نعتیہ سلام کا منظوم عربی ترجمہ ایک سو پانچ صفحات کے مقدمہ اور حواشی کے ساتھ "المنظومة السلامية فی مدح خیر البریة" کے عنوان سے دیدہ زیب کتاب کی صورت میں شائع ہوا ہے۔[۲]

۱۔ بحوالہ مضمون "مولانا احمد رضا خاں بریلوی کی نعتیہ شاعری" ص ۷۱

۲۔ "المنظومة السلامیة فی مدح خیر البریة" کے مترجمین ، شارحین اور مؤلفین جناب دکتور حسین مجیب المصری (معروف ادیب ، نقاد ، محقق ، مترجم اور شارح) اور جناب سید حازم محمد احمد محفوظ ہیں۔ جناب سید حازم محمد احمد محفوظ نے مولانا احمد رضا خاں کی عربی نعتوں ، قصائد ، مراثی اور رباعیات کو "بساتین الغفران" کے عنوان سے کتابی شکل میں مرتب کیا اس کتاب پر انہیں "ادارہ تحقیقات امام احمد رضا" کی طرف سے گولڈ میڈل دیا گیا۔ انہوں نے مصر میں مولانا احمد رضا خاں کی یاد منانے کے لئے ایک سلسلۂ کتاب کا اجرا بھی کیا ہے اس سلسلے کی پہلی یادگاری کتاب مولانا احمد رضا خاں کے ۸۰ ویں عرس کے موقع پر بہ عنوان مولانا الامام احمد رضا خاں یادگاری سلسلہ ستمبر ۱۹۹۹ء میں چھپ گئی ہے۔ جناب حازم محمد احمد محفوظ نے مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے حوالے سے ایک اور کتاب بہ عنوان "الامام احمد رضا خاں والعالم العربی" بھی مرتب کی ہے

(آیندہ صفحے پر)

Marfat.com

ڈیڑھ سو سے زاید اشعار پر مبنی یہ نعتیہ سلام ایسا ہے جو ایک طرف تو فن شعر کے کسی بھی معیار پر پورا اترتا ہے اور دوسری طرف اس میں جذب و کیف کا ایک ایسا عالم ہے کہ لوگ اسے پڑھتے ہیں اور سر دھنتے ہیں، یہ سلام نسل در نسل سینہ در سینہ منتقل ہو رہا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کی مقبولیت اور اثر پزیری میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، ہر طبقے کے لوگ جب اسے سنتے ہیں تو ایک عالم وجد میں اسے خود بھی گنگنانے لگتے ہیں اور یوں عشق و یقین کے اجتماعی لہجے کی گونج پیدا ہوتی ہے دیکھئے:

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمعِ بزمِ رسالت پہ لاکھوں سلام
مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود — گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
شہر یار ارم تاجدار حرم — نوبہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا — اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں — ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں — اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
کُل جہاں مِلک اور جو کی روٹی غذا — اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند — اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

اس نعتیہ سلام کے ساتھ اگر قصیدہ نوریہ اور قصیدہ معراجیہ بھی پڑھا جائے تو مولانا احمد رضا کے رواں دواں اسلوب اور ذوق نعت سنجی کے بارے میں کسی اور تشریح کی ضرورت نہیں رہتی۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا — صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالا نور کا — نور دن دُونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

(قصیدہ نوریہ)

(بقیہ: گذشتہ سے پیوستہ)

جو رضا فاؤنڈیشن لاہور کی طرف سے چھپ گئی ہے۔ یہ سب تالیفات مولانا احمد رضا خاں کے ہمہ گیر اثرات کا ثبوت فراہم کرنے کے لئے ماڈل کے طور پر پیش کی جاسکتی ہیں۔

Marfat.com

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہمان کے لئے تھے

وہاں فلک پر یہاں زمیں پر، رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں
اُدھر سے انوار ہنستے آتے، اِدھر سے نفحات اٹھ رہے تھے

خوشی کے بادل امنڈ کے آئے، دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سماں تھا، حرم کو خود وجد آرہے تھے

بچا جو تلووں کا ان کے دھوون، بنا وہ جنت کا رنگ روغن
جنہوں نے دولہا کی پائی اترن، وہ پھول گلزار نور کے تھے

براق کے نقشِ سم کے صدقے، وہ گل کھلائے کہ سارے رستے
مہکتے گلبن لہکتے گلشن، ہرے بھرے لہلہارہے تھے

خرد سے کہہ دو کہ سر جھکالے، گماں سے گزرے گزرنے والے
پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے، کسے بتائے کدھر گئے تھے

وہی ہے اوّل وہی ہے آخر، وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے اسی سے ملنے، اسی سے اس کی طرف گئے تھے

ثنائے سرکار ہے وظیفہ، قبول سرکار ہے تمنا
نہ شاعری کی ہوس نہ پروا روی تھی کیا کیسے قافیے تھے

(قصیدہ معراجیہ)

مولانا احمد رضا کے شعری اسلوب کا سب سے نمایاں وصف ہی یہ ہے کہ شاعری کی ہوس اور پروا کے بغیر بھی ان کی ردیفیں اور ان کے قافیے رقص کرتی ہوئی بوندیں معلوم ہوتے ہیں، کہ دیکھتے ہی دیکھتے جل تھل ہو جاتا ہے اور ثنائے سرکار میں بلند ہونے والی دلکشا صدا بوندوں کی رم جھم سے مل کر جلترنگ کو جنم دیتی ہے، مولانا

Marfat.com

نے غزل کے حسن بیان ، مثنوی کی روانی اور قصیدے کے شکوہ کو اپنی نعتوں میں اس طرح برتا ہے کہ لطف بیان کی ایک نئی جہت وجود میں آگئی ہے ، ان کی نعت میں اردو شاعری کے یہ تینوں مختلف اسالیب ہم آہنگ بھی ہیں اور الگ الگ قابل شناخت بھی۔ یوں ان کی نعت گوئی کے موثرات ، ترغیبات اور تحریکات کو دیکھتے ہوئے امام احمد رضا خاں بریلوی کو اردو نعت گوئی کا امام بھی کہا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

1

واہ کیا جود و کرم ہے، شہِ بطحا تیرا	"نہیں" سنتا ہی نہیں، مانگنے والا تیرا
دھارے چلتے ہیں عطا کے، وہ ہے قطرہ تیرا	تارے کھلتے ہیں سخا کے، وہ ہے ذرہ تیرا
فرش والے تیری، شوکت کا علو کیا جانیں	خسرو! عرش پہ، اڑتا ہے پھریرا تیرا
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب	یعنی محبوب و محبّ میں، نہیں میرا تیرا
دل عبث خوف سے، پتّا سا اڑا جاتا ہے	پلّہ ہلکا سہی، بھاری ہے بھروسہ تیرا
تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال	جھڑکیاں کھائیں کہاں؟ چھوڑ کے صدقہ تیرا
تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری	جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا
حرم طیبہ و بغداد، جدھر کیجے نگاہ	جوت پڑتی ہے تری، نور ہے چھنتا تیرا

2

غم ہو گئے بے شمار آقا	بندہ تیرے نثار آقا
بگڑا جاتا ہے کھیل میرا	آقا آقا، سنوار آقا!!
منجدھار پہ آکے ناؤ ڈوبی	دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا
ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ میری	للہ یہ بوجھ اتار آقا
ہلکا ہے اگر ہمارا پلّہ	بھاری ہے تیرا وقار آقا
مجھ سا کوئی غمزدہ نہ ہوگا	تم سا نہیں غمگسار آقا
گرداب میں پڑ گئی ہے کشتی	ڈوبا، ڈوبا، اُتار آقا
پھر منہ نہ پڑے کبھی خزاں کا	دے دے ایسی بہار آقا

Marfat.com

3

محمد مظہر کامل ہے، حق کی شانِ عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں، کچھ انداز وحدت کا

نہ رکھی گل کے جوشِ حسن نے، گلشن میں جا باقی
چٹکتا پھر کہاں غنچہ؟ کوئی باغ رسالت کا

سکھایا ہے یہ کس گستاخ نے، آئینہ کو یارب
نظارہ روئے جاناں کا، بہانہ کر کے حیرت کا

یہاں چھڑکا نمک، واں مرہم کافور ہاتھ آیا
دل زخمی نمک پروردہ ہے، کس کی ملاحت کا

زبان خار کس کس درد سے، ان کو سناتی ہے
تڑپنا دشت طیبہ میں، جگر افگار فرقت کا

سرہانے ان کے بسمل کے، یہ بے تابی کا ماتم ہے
شہِ کوثر ترحم! تشنہ جاتا ہے زیارت کا

وہ چمکیں بجلیاں یارب، تجلی ہائے جاناں سے
کہ چشم طور کا سرمہ، دل مشتاق رویت کا

رضائے خستہ! جوشِ بحرِ عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آجائے گا، دامن ان کی رحمت کا

Marfat.com

4

لم یَاتِ نظیرُ ک فی نظرٍ، مثل تو نہ شد پید اجانا
جگ راج کو تاج تورے سر ،سوہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا

اَلْبحرُ علَا وَالموجُ طغٰی ،من بے کس و طوفاں ہوشربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا، موری نیاّ پار لگا جانا

یَا شَمسُ نظَرتِ اِلیٰ لَیلی چو بطیبہ ،رسی عرضے بکنی
توری جوت کی جھلجھل جگ میں رچی، مری شب نے نہ دن ہونا جانا

اَنا فی عَطَش ٍوّسَخاکَ اَتمّ ، اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم، دو بوند ادھر بھی گرا جانا

الرُّوحُ فِداکَ فَزِدحرَقا،یک شعلہ دگر برزن عشقا
موراتن من دھن سب پھونک دیا، یہ جان بھی پیارے جلا جانا

Marfat.com

5

نعمتیں بانٹتا جس سمت سے وہ ذی شان گیا
ساتھ ہی منشیِ رحمت کا قلمدان گیا

لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا
میرے مولیٰ مرے آقا ترے قربان گیا

آہ وہ آنکھ کہ ناکام تمنا ہی رہی
ہائے وہ دل جو ترے در سے پُر ارمان گیا

دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا

6

تابِ مرآتِ سحر، گردِ بیابانِ عرب
غازۂ روئے قمر، دودِ چراغانِ عرب

اللہ اللہ! بہار چمنستانِ عرب
پاک ہیں لوثِ خزاں سے گل، و ریحانِ عرب

جوششِ ابر سے خونِ گلِ فردوس گرے
چھیڑ دے رگ کو اگر خارِ بیابانِ عرب

حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پر مردانِ عرب

حورسے کیا کہیں؟ موسیٰ سے مگر عرض کریں
کہ ہے خود حسنِ ازل طالبِ جانانِ عرب

7

زہے عزت واعتلائے محمدؐ
کہ ہے عرشِ حق، زیرِ پائے محمدؐ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ

عجب کیا اگر رحم فرمائے ہم پر
خدائے محمدؐ برائے محمدؐ

دمِ نزع جاری ہو، میری زباں پر
محمدؐ محمدؐ، خدائے محمدؐ

خدا ان کو کس پیار سے دیکھتا ہے
جو آنکھیں ہیں محوِ لقائے محمدؐ

رضاؔ پل سے اب وجد کرتے گزریئے
کہ ہے ربِّ سلِّم صدائے محمدؐ

Marfat.com

8

کیا ٹھیک؟ ہو رخِ نبوی پر مثالِ گل
پامالِ جلوۂ کفِ پا ہے جمالِ گل

غم گیں ہے شوقِ غازۂ خاکِ مدینہ میں
شبنم سے ڈھل سکے گی نہ گردِ ملالِ گل

بلبل! گھرا ہے ابرِ ولا، مژدہ ہو کہ اب
گرتی ہے آشیانہ پہ برقِ جمالِ گل

یارب ہرا بھرا رہے، داغِ جگر کا باغ
ہر مہ مہِ بہار ہو، ہر سال سالِ گل

رنگِ مژہ سے کر کے خجل، یادِ شاہ میں
کھینچا ہے ہم نے کانٹوں پہ عطرِ جمالِ گل

چاہے خدا تو پائیں گے، عشقِ نبی میں خلد
نکلی ہے نامۂ دلِ پُر خوں میں فالِ گل

9

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحیٰ، ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا، کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا، ترے خالقِ حسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا، نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا، ترے شہر وکلام و بقا کی قسم

ترا مسندِ ناز ہے عرش بریں، ترا محرمِ راز ہے روح امیں
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا، ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

یہی عرض ہے خالقِ ارض و سما، وہ رسول ہیں تیرے میں بندہ ترا
مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ، کہ ہے خُلد کو جس کی صفا کی قسم

Marfat.com

10

پھر کے گلی گلی تباہ ، ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں ؟
دل کو جو عقل دے خدا، تیری گلی سے جائے کیوں ؟

رخصتِ قافلہ کا شور، غش سے ہمیں اٹھائے کیوں؟
سوتے ہیں ان کے سایہ میں، کوئی ہمیں جگائے کیوں ؟

یاد حضور کی قسم، غفلتِ عیش ہے ستم
خوب ہیں قیدِ غم میں ہم، کوئی ہمیں چھڑائے کیوں؟

جان سفر نصیب کو ،کس نے کہا مزے سے سو
کھٹکا اگر سحر کا ہو شام سے موت آئے کیوں؟

اب تو نہ روک اے غنی، عادتِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی، لقمۂ تر کھلائے کیوں ؟

ہے تو رضا نرا ستم ،جرم پہ گر لجائیں ہم
کوئی بجائے سوزِ غم، ساز طرب بجائے کیوں؟

11

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں ترے دن اے بہار پھرتے ہیں
جو ترے در سے یار پھرتے ہیں در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں
اس گلی کا گدا ہوں---میں جس میں مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں
لاکھوں قدسی ہیں کامِ خدمت پر لاکھوں گرد مزار پھرتے ہیں

Marfat.com

12

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں — جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو — جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں
اسرا میں گزرے جس دم بیڑے پہ قدسیوں کے — ہونے لگی سلامی پرچم جھکا دیئے ہیں
اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا — رو رو کے مصطفےٰ نے دریا بہا دیئے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا — دریا بہا دیئے ہیں دُر بے بہا دیئے ہیں
مُلکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلّم — جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

13

یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جاں ہم کو — پھر دکھا دے وہ رُخ اے مہرِ فروزاں ہم کو
دیر سے آپ میں آنا، نہیں ملتا ہے ہمیں — کیا ہی خود رفتہ کیا جلوۂ جاناں ہم کو
جس تبسم نے گلستاں پہ گرائی بجلی — پھر دکھا دے وہ ادائے گلِ خنداں ہم کو
کاش آویزۂ قندیلِ مدینہ ہو وہ دل — جس کی سوزش نے کیا رشکِ چراغاں ہم کو
میرے ہر زخمِ جگر سے یہ نکلتی ہے صدا — اے ملیحِ عربی کر دے نمک داں ہم کو
جب سے آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار — نظر آتے ہیں خزاں دیدہ گلستاں ہم کو
نیّرِ حشر نے اک آگ لگا رکھی ہے — تیز ہے دھوپ ملے، سایۂ داماں ہم کو
پردہ اس چہرۂ انور سے اٹھا کر اک بار — اپنا آئینہ بنا اے مہِ تاباں ہم کو
اے رضاؔ وصفِ رخِ پاک سنانے کے لئے — نذر دیتے ہیں چمن، مرغِ غزل خواں ہم کو

Marfat.com

14

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت
اب مدینہ کو چلو، صبحِ دلآرا دیکھو

آبِ زمزم تو پیا، خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
اُن کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو

مہرِ مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدا، یاں کرم ان کا دیکھو

ایمنِ طور کا تھا رکنِ یمانی میں فروغ
شعلۂ طور یہاں انجمن آرا دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل، بوسۂ سنگِ اسود
خاک بوسئ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

جمعۂ مکہ تھا عید اہلِ عبادت کے لئے
مجرمو آؤ یہاں عیدِ دوشنبہ دیکھو

ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں
ادب و شوق کا یاں باہم الجھنا دیکھو

خوب مسعیٰ میں بامید صفا دوڑ لئے
رہ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دل خونابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

Marfat.com

15

پل سے اتارو راہ گذر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

کانٹا مرے جگر سے غم روزگار کا
یوں کھینچ لیجئے کہ جگر کو خبر نہ ہو

کہتی تھی یہ براق سے اس کی سبک روی
یوں جایئے کہ گرد سفر کو خبر نہ ہو

ایسا گُما دے ان کی ولا میں خدا ہمیں
ڈھونڈھا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

اے خارِ طیبہ دیکھ کہ دامن نہ بھیگ جائے
یوں دل میں آکہ دیدۂ تر کو خبر نہ ہو

16

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل، شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدارِ حسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر، شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط
آفتابِ ہاشمی نورالہدیٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

Marfat.com

17

کیا ہی ذوق افزا شفاعت، ہے تمہاری واہ واہ — قرض لیتی ہے گنہ، پرہیزگاری واہ و
خامۂ قدرت کا حسن دست کاری واہ واہ — کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی، سنواری واہ وا
نور کی خیرات لینے، دوڑتے ہیں مہر و ماہ — اٹھتی ہے کس شان، سے گردِ سواری واہ و
کیا مدینہ سے صبا آئی کہ پھولوں میں ہے آج — کچھ نئی بُو بھینی بھینی پیاری پیاری واہ
اِس طرف روضہ کا نور اس سمت منبر کی بہار — بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ
صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے — ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ

18

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی — دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس — ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی
جن کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات — ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی
خلق سے اولیا اولیا سے رُسُل — اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی — اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی
قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی — چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے — دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کھِلے چھپ گئے — پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی
سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے — ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
غمزدوں کو رضا مژدہ دیجے کہ ہے — بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

Marfat.com

19

چمک تجھ سے پاتے ہیں، سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے، چمکانے والے

مدینے کے خطے، خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے، ٹھہرانے والے

برستا نہیں، دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسا دے، برسانے والے

اب آئی شفاعت کی، ساعت اب آئی
ذرا چین لے، میرے گھبرانے والے

20

عرش کی عقل دنگ ہے، چرخ میں آسمان ہے
جانِ مراد اب کدھر؟ ہائے ترا مکان ہے

عرش پہ جاکے مرغِ عقل، تھک کے گرا غش آگیا
اور ابھی منزلوں پرے، پہلا ہی آستان ہے

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ، فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے، تیری ہی داستان ہے

پیش نظر وہ نو بہار، سجدے کو دل ہے بے قرار
روکئے سر کو روکئے، ہاں یہی امتحان ہے

شانِ خدا! نہ ساتھ دے، اُن کے خرام کا وہ باز
سدرہ سے تاز میں جسے، نرم سی اک اُڑان ہے

خوف نہ رکھ رضا ذرا، تو تو ہے عبدِ مصطفٰے
تیرے لئے امان ہے، تیرے لئے امان ہے

Marfat.com

21

اٹھا دو پردہ دکھادو چہرہ ،کہ نورِ باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہورہا ہے، کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

انہی کی بو مایۂ سمن ہے، انھیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انھیں سے گلشن مہک رہے ہیں، انہی کی رنگت گلاب میں ہے

وہ گل ہیں لب ہائے نازک ان کے، ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل، یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

جلی ہے سوز جگر سے جاں تک، ہے طالبِ جلوۂ مبارک
دکھا دو وہ لب کہ آبِ حیواں، کا لطف جن کے خطاب میں ہے

کریم ایسا ملا کہ جس کے، کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو کہ پھر کیوں؟ تمہارا دل اضطراب میں ہے

کریم اپنے کرم کا صدقہ، لئیمِ بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضا سے حساب لینا ،رضا بھی کوئی حساب میں ہے

Marfat.com

22

سونا جنگل رات اندھیری ، چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو، چوروں کی رکھوالی ہے

آنکھ سے کاجل صاف چرالیں ،یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے، اور تو نے نیند نکالی ہے

بادل گرجے بجلی تڑپے، دھک سے کلیجہ ہو جائے
بَن میں گھٹا کی بھیانک صورت، کیسی کالی کالی ہے؟

پاؤں اٹھا اور ٹھوکر کھائی ،کچھ سنبھلا پھر اوندھے منہ
مینھ نے پھسلن کر دی ہے، اور دُھر تک کھائی نالی ہے

پھر پھر کر ہر جانب دیکھوں، کوئی آس نہ پاس کہیں
ہاں اک ٹوٹی آس نے ہارے، جی سے رفاقت پالی ہے

تم تو چاند عرب کے ہو پیارے، تم تو عجم کے سورج ہو
دیکھو مجھ بے کس پر شب نے کیسی آفت ڈالی ہے ؟

وہ تو نہایت سستا سودا ، بیچ رہے ہیں جنت کا
ہم مفلس کیا مول چکائیں؟ اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

Marfat.com

23

حرزِ جاں ذکرِ شفاعت کیجئے — نار سے بچنے کی صورت کیجئے

اُن کے حسنِ با ملاحت پر نثار — شیرۂ جاں کی حلاوت کیجئے

ان کے در پہ جیسے ہو مٹ جایئے — ناتوانو! کچھ تو ہمت کیجئے

ڈوب کر یادِ لبِ شاداب میں — آبِ کوثر کی سباحت کیجئے

نیم وا طیبہ کے پھولوں پر ہو آنکھ — بلبلو! پاس نزاکت کیجئے

آنکھ تو اٹھتی نہیں، کیا دیں جواب — ہم پہ بے پرسش ہی رحمت کیجئے

تجھ سے کیا کیا اے مرے طیبہ کے چاند — ظلمت غم کی شکایت کیجئے

اپنے ہاتھوں خود لٹا بیٹھے ہیں گھر — کس پہ دعوائے بضاعت کیجئے؟

عرض کا بھی، اب تو منہ پڑتا نہیں — کیا علاج درد فرقت کیجئے؟

دے خدا ہمت کہ یہ جانِ حزیں — آپ پر واریں، وہ صورت کیجئے

اپنی اک میٹھی نظر کے شہد سے — چارۂ زہر مصیبت کیجئے

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا — یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

Marfat.com

24

کس کے جلوے کی جھلک ہے یہ اجالا کیا ہے؟ ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ تکتا کیا ہے؟

ہم ہیں ان کے وہ ہیں تیرے، تو ہوئے ہم تیرے اس سے بڑھ کر تیری سمت اور وسیلہ کیا ہے؟

زاہد ان کا میں گنہ گار، وہ میرے شافع اتنی نسبت مجھے کیا کم ہے؟ تو سمجھا کیا ہے

بے بسی ہو جو مجھے، پرشِ اعمال کے وقت دوستو! کیا کہوں اس وقت تمنا کیا ہے؟

کاش فریاد مری سن کے یہ فرمائیں حضور ہاں کوئی دیکھو یہ کیا شور ہے غوغا کیا ہے؟

کون آفت زدہ ہے کس پہ بلا ٹوٹی ہے کس مصیبت میں گرفتار ہے صدمہ کیا ہے؟

یوں ملائک کریں معروض کہ اک مجرم ہے اس سے پرسش ہے بتا تو نے کیا، کیا کیا ہے؟

آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہِ رسل بندہ بے کس ہے شہا، رحم میں وقفہ کیا ہے؟

سن کے یہ عرض مری، بحرِ کرم جوش میں آئے یوں ملائک کو ہو ارشاد، ٹھہرنا کیا ہے؟

کس کو تم مَورِدِ آفات کیا چاہتے ہو؟ ہم بھی تو آ کے ذرا دیکھیں، تماشا کیا ہے؟

ان کی آواز پہ کراٹھوں میں بے ساختہ شور اور تڑپ کر یہ کہوں، اب مجھے پروا کیا ہے؟

پھر مجھے دامن اقدس میں چھپالیں سرور اور فرمائیں ہٹو! اس پہ تقاضا کیا ہے؟

چھوڑ کر مجھ کو فرشتے، کہیں محکوم ہیں ہم حکم والا کی نہ تعمیل ہو، زُہرہ کیا ہے؟

صدقے اس رحم کے، اس سایۂ دامن پہ نثار اپنے بندے کو مصیبت سے بچایا کیا ہے؟

اے رضؔا جانِ عنادِل، ترے نغموں کے نثار بلبلِ باغِ مدینہ، ترا کہنا کیا ہے؟

Marfat.com

25

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

گلزارِ قدس کا گلِ رنگیں ادا کہوں
درمانِ دردِ بلبلِ شیدا کہوں تجھے

اللہ رے! تیرے جسمِ منور کی تابشیں
اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے

اِس مردہ دل کو مژدہ، حیاتِ ابد کا دوں
تاب و توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے

لیکن رضاؔ نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ، خلق کا آقا کہوں تجھے

26

مژدہ باد اے عاصیو! شافع شہِ ابرار ہے
تہنیت اے مجرمو! ذاتِ خدا غفّار ہے

عرش سا فرشِ زمیں، ہے فرشِ پا عرشِ بریں
کیا نرالی طرز کی؟ نامِ خدا رفتار ہے

چاند شقّ ہو پیڑ بولیں، جانور سجدہ کریں
بارک اللہ! مرجعِ عالم یہی سرکار ہے

جن کو سوئے آسماں پھیلا، کے جل تھل بھر دیئے
صدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے، ہم کو بھی درکار ہے

گورے گورے پاؤں چمکا دو، خدا کے واسطے
نور کا تڑکا ہو پیارے، گور کی شب تار ہے

گونج گونج اُٹھے ہیں، نغماتِ رضاؔ سے بوستاں
کیوں نہ ہو؟ کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے؟

Marfat.com

27

زمین و زماں تمہارے لئے، مکین و مکاں تمہارے لئے
چنین و چناں تمہارے لئے ،بنے دو جہاں تمہارے لئے

دہن میں زباں تمہارے لئے، بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے، اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

یہ شمس و قمر یہ شام و سحر، یہ برگ و شجر یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر، یہ حکم رواں تمہارے لئے

جِناں میں چمن ، چمن میں سمن ، سمن میں پھبن، پھبن میں دلہن
سزائے مِحَن پہ ایسے مِنَن ،یہ امن و اماں تمہارے لئے

نہ روحِ امیں نہ عرشِ بریں ، نہ لوحِ مبیں کوئی بھی نہیں
خبر ہی نہیں جو رمزیں کھلیں، اَزَل کی نہاں تمہارے لئے

Marfat.com

28

نظر اک چمن سے دوچار ہے، نہ چمن، چمن بھی نثار ہے
عجب اس کے گل کی بہار ہے، کہ بہارِ بلبل زار ہے

نہیں سر کہ سجدہ کناں نہ ہو، نہ زباں کہ زمزمہ خواں نہ ہو
نہ وہ دل کہ اس پہ تپاں نہ ہو، نہ وہ سینہ جس کو قرار ہے

وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک، کہ بسا ہے عرش سے فرش تک
وہ ہے پیاری پیاری وہاں چمک، کہ وہاں کی شب بھی نہار ہے

یہ سمن یہ سوسن و یاسمن ،یہ بنفشہ سنبل و نسترن
گل و سرو و لالہ بھرا چمن ، وہی ایک جلوہ ہزار ہے

بہ ادب جھکا لو سرِ ولا، کہ میں نام لوں گل و باغ کا
گلِ تر محمد مصطفٰے ،چمن ان کا پاک دیار ہے

وہی آنکھ ان کا جو منہ تکے، وہی لب کہ محو ہوں نعت کے
وہی سر جواُن کے لئے جھکے، وہی دل جو ان پہ نثار ہے

Marfat.com

29

ایمان ہے قالِ مصطفائی قرآن ہے حالِ مصطفائی
اللہ کی سلطنت کا دولہا نقشِ تمثالِ مصطفائی
مرسل مشتاقِ حق ہیں اور حق مشتاقِ وصالِ مصطفائی
خواہانِ وصالِ کبریا ہیں جویانِ جمالِ مصطفائی
اللہ نہ چھوٹے دستِ دل سے دامانِ خیالِ مصطفائی
مجھ کو شبِ غم ڈرا رہی ہے اے شمعِ جمالِ مصطفائی
آنکھوں میں چمک کے دل میں آجا اے شمعِ جمالِ مصطفائی
گھنگھور گھٹائیں غم کی چھائیں اے شمعِ جمالِ مصطفائی
بھٹکا ہوں تو راستہ بتا جا اے شمعِ جمالِ مصطفائی
دکھ میں ہیں اندھیری رات والے اے شمعِ جمالِ مصطفائی
تاریک ہے رات غم زدوں کی اے شمعِ جمالِ مصطفائی
پر نور ہے تجھ سے بزمِ عالم اے شمعِ جمالِ مصطفائی
ہم تیرہ دلوں پہ بھی کرم کر اے شمعِ جمالِ مصطفائی
تقدیر چمک اٹھے رضؔا کی اے شمعِ جمالِ مصطفائی

Marfat.com

30

وہی رب ہے جس نے تجھ کو، ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو، ترا آستاں بتایا

تجھے حمد ہے خدایا

یہی بولے سدرہ والے، چمنِ جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے، ترے پایہ کا نہ پایا

تجھے یک نے یک بنایا

ارے اے خدا کے بندو! کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
مرے پاس تھا ابھی تو، ابھی کیا ہوا خدایا

نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں اے رضاؔ تیرے دل، کا پتہ چلا بہ مشکل
درِ روضہ کے مقابل، وہ ہمیں نظر تو آیا

یہ نہ پوچھ کیسا پایا؟

کبھی خندہ زیر لب ہے، کبھی گریہ ساری شب ہے
کبھی غم کبھی طرب ہے، نہ سبب سمجھ میں آیا

نہ اسی نے کچھ بتایا

یہ تصورات باطل، ترے آگے کیا ہیں مشکل؟
تری قدرتیں ہیں کامل، انہیں راست کر خدایا

میں انہیں شفیع لایا

Marfat.com

31

جب کہ پیدا شہ انس و جاں ہو گیا
دُور کعبہ سے لوثِ بتاں ہو گیا

دل مکانِ شہِ عرشیاں ہو گیا
لامکاں، لامکاں، لا مکاں ہو گیا

سر فدائے رہ جان جاں ہو گیا
امتحاں، امتحاں، امتحاں ہو گیا

تھا براق نبی یا کہ نور نظر
یہ گیا، وہ گیا، وہ نہاں ہو گیا

حق شفاعت سے تیری گنہگاروں پر
مہرباں، مہرباں، مہرباں ہو گیا

گلشنِ طیبہ میں طائرِ سدرہ کا
آشیاں، آشیاں، آشیاں ہو گیا

یا نبی لو خبر آتش غم سے میں
تفتہ جاں، تفتہ جاں، تفتہ جاں ہو گیا

گزرے جس کوچے سے شاہِ گردوں جناب
آسماں، آسماں، آسماں ہو گیا

کس کے روئے منور کی یاد آگئی
دل تپاں، دل تپاں، دل تپاں ہو گیا

طوطیٔ اصفہاں سن کلام رضاؔ
بے زباں، بے زباں، بے زباں ہو گیا

32

لطف ان کا عام ہو ہی جائے گا
شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا

جان دے دو وعدۂ دیدار پر
نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

سائلو! دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا

غم تو ان کو بھول کر لپٹا ہے یوں
جیسے اپنا کام ہو ہی جائے گا

Marfat.com

33

قصیدہ معراجیہ

وہ سرورِ کشورِ رسالت، جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہمان کے لئے تھے
وہاں فلک پر یہاں زمیں میں، رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں
ادھر سے انوار ہنستے آتے، اِدھر سے نفحات اٹھ رہے تھے
یہ چھوٹ پڑتی تھی ان کے رخ کی، کہ عرش تک چاندنی تھی چھٹکی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی، جگہ جگہ نصب آئنے تھے
نئی دلہن کی پھبن میں کعبہ، نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے کمر کے اک تل، میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے
خوشی کے بادل امنڈ کے آئے، دِلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سماں، تھا حرم کو خود وجد آرہے تھے
یہ جھوما میزاب زر کا جھومر، کہ آرہا کان پر ڈھلک کر
پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر، حطیم کی گود میں بھرے تھے
غبار بن کر نثار جائیں، کہاں اب اُس رہگزر کو پائیں
ہمارے دل حوریوں کی آنکھیں، فرشتوں کے پَر جہاں بچھے تھے
اتار کر ان کے رخ کا صدقہ، یہ نور کا بٹ رہا تھا باڑا
کہ چاند سورج مچل مچل کر، جبیں کی خیرات مانگتے تھے

Marfat.com

بچا جو تلووں کا ان کے دھوون، بنا وہ جنت کا رنگ و روغن

جنہوں نے دولہا کی پائی اترن، وہ پھول گلزارِ نور کے تھے

تجلیٔ حق کا سہرا سر پر، صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور

دو رویہ قدسی پَرے جما کر، کھڑے سلامی کے واسطے تھے

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن، لپٹ کے قدموں سے لیتے اترن

مگر کریں کیا نصیب میں تو، یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

اٹھی جو گردِ رہِ منور، وہ نور برسا کہ راستے بھر

گھرے تھے بادل بھرے تھے جل تھل، امنڈ کے جنگل اُبل رہے تھے

جھلک سی اک قدسیوں پر آئی، ہوا بھی دامن کی پھر نہ پائی

سواری دولہا کی دور پہنچی، برات میں ہوش ہی گئے تھے

جھکا تھا مجرے کو عرشِ اعلیٰ، گرے تھے سجدے میں بزم بالا

یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا، وہ گرد قربان ہو رہے تھے

ضیائیں کچھ عرش پر یہ آئیں، کہ ساری قندیلیں جھلملائیں

حضور خورشید کیا چمکتے؟ چراغ منہ اپنا دیکھتے تھے

تبارک اللہ! شان تیری، تجھی کو زیبا ہے بے نیازی

کہیں تو وہ جوشِ لن ترانی، کہیں تقاضے وصال کے تھے

خِرَد سے کہہ دو کہ سر جھکا لے، گماں سے گزرے گزرنے والے

پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے، کسے بتائے کدھر گئے تھے؟

Marfat.com

ادھر سے پیہم تقاضے آنا، اِدھر تھا مشکل قدم بڑھانا

جلال و ہیبت کا سامنا تھا، جمال و رحمت ابھارتے

ہوا یہ آخر کہ ایک بجرا، تموّج بحر ھُو میں ابھرا

دَنیٰ کی گودی میں ان کو لے کر، فنا کے لنگر اٹھا دیئے

کسے ملے گھاٹ کا کنارا؟ کدھر سے گزرا کہاں اتارا؟

بھرا جو مثل نظر طرارا، وہ اپنی آنکھوں سے خود چھپے

محیط و مرکز میں فرق مشکل، رہے نہ فاصل خطوط واصل

کمانیں حیرت میں سر جھکائے، عجیب چکر میں دائرے

حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے، ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے

عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت، جنم کے بچھڑے گلے ملے

وہی ہے اول وہی ہے آخر، وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر

اُسی کے جلوے اُسی سے ملنے، اُسی سے اُس کی طرف گئے

وہ برج بطحا کا ماہ پارا، بہشت کی سیر کو سدھارا

چمک پہ تھا خلد کا ستارا، کہ اُس قمر کے قدم گئے

نبی رحمت شفیع امت، رضا پہ للہ ہو عنایت

اسے بھی اُن خلعتوں سے حصہ، جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

Marfat.com

34

بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلف ملاحت پہ لاکھوں سلام

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

لطفِ بیداریٔ شب پہ بے حد درود
عالمِ خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا؟ یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمّت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم امامُ التُّقٰی والنُّقٰی
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کی منبر ہوئی گردن اولیا
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

قصیدہ نور

صبح ، طیبہ میں ہوئی، بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا، آیا ہے تارا نور

باغِ طیبہ میں سُہانا، پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں، پڑھتی ہیں کلمہ نو

اُن کے قصرِ قدر سے، خُلد ایک کمرہ نور کا
سدرہ پائیں باغ میں، ننھا سا پودا نو

تیرے ہی ماتھے رہا، اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا، چمکا ستارا نور

میں گدا تو بادشاہ، بھر دے پیالا نور کا
نور دن دونا ترا، دے ڈال صدقہ نو

پشت پر ڈھلکا، سرِ انور سے شملہ نور کا
دیکھیں موسیٰ طور سے، اترا صحیفہ نو

تاج والے دیکھ کر، تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی! بول بالا نو

آبِ زر بنتا ہے ،عارض پر پسینہ نور کا
مصحفِ اعجاز پر، چڑھتا ہے سونا نو

بزمِ وحدت میں مزا، ہو گا دوبالا نور کا
ملنے شمعِ طور سے، جاتا ہے اِکّا نو

وصف رخ میں گاتی ہیں، حوریں ترانہ نور کا
قدرتی بینوں میں کیا، بجتا ہے لہرا نو

ناریوں کا دور تھا ،دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا، ٹھنڈا کلیجہ نو

جو گدا دیکھو لئے، جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے ، کیا اِس میں توڑا نو

بھیک لے سرکار سے ، لا جلد کاسہ نور کا
ماہِ نو! طیبہ میں بٹتا ہے، مہینہ نو

یاں بھی داغِ سجدۂ طیبہ ہے ، تمغا نور کا
اے قمر! کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکا نور

تیری نسلِ پاک میں، ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور، تیرا سب گھرانا نو

اب کہاں وہ تابشیں ؟ کیسا وہ تڑکا نور کا ؟
مِہر نے چھپ کر کیا، خاصہ دھندلکا ن

سبزۂ گردوں جھکا تھا، بہر پابوسِ بُراق
پھر نہ سیدھا ہو سکا، کھایا وہ کوڑا نو

چاند جھک جاتا جدھر، انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں، پر کھلونا نو

اے رضاؔ یہ احمدِ نوری کا فیضِ نور ہے
ہو گئی میری غزل، بڑھ کر قصیدہ نو

Marfat.com

تم پہ درود

کعبہ کے بدرالدجیٰ! تم پہ کروروں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ! تم پہ کروروں درود

شافع روز جزا! تم پہ کروروں درود
دافعِ جملہ بلا! تم پہ کروروں درود

جان و دلِ اصفیا! تم پہ کروروں درود
آب و گلِ انبیا! تم پہ کروروں درود

اور کوئی غیب، کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا، تم پہ کروروں درود

ذات ہوئی انتخاب، وصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مصطفیٰ، تم پہ کروروں درود

وہ شبِ معراج راج، وہ صفِ محشر کا تاج
کوئی بھی ایسا ہوا، تم پہ کروروں درود

بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز
ایک تمہارے سوا، تم پہ کروروں درود

آس ہے کوئی نہ پاس، اک تمہاری ہے آس
بس ہے یہی آسرا، تم پہ کروروں درود

آہ وہ راہِ صراط، بندوں کی کتنی بساط
المدد اے رہنما! تم پہ کروروں درود

سینہ کہ ہے داغ داغ، کہہ دو کرے باغ باغ
طیبہ سے آکر صبا، تم پہ کروروں درود

Marfat.com

نوبت در ہیں فلک ، خادم در ہیں ملک
تم ہو جہاں بادشاہ، تم پہ کروروں درود

خَلق تمہاری جمیل، خُلق تمہارا جلیل
خَلق تمہاری گدا، تم پہ کروروں درود

طیبہ کے ماہ تمام، جملہ رُسُل کے امام
نوشہِ مُلکِ خدا تم پہ کروروں درود

تم سے جہاں کا نظام ،تم پہ کروروں سلام
تم پہ کروروں ثنا ، تم پہ کروروں درود

نافع و دافع ہو تم ، شافع و رافع ہو تم
تم سے بس افزوں خدا، تم پہ کروروں درود

مظہرِ حق ہو تمہیں ، مُظہرِ حق ہو تمہیں
تم میں ظاہر خدا، تم پہ کروروں درود

کیوں کہوں بے کس ہوں میں، کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو، میں تم پر فدا، تم پہ کروروں درود

اپنے خطا واروں کو ، اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروروں درود

ہم نے خطا میں نہ کی، تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سرورا، تم پہ کروروں درود

آنکھ عطا کیجئے ، اس میں ضیا دیجئے
جلوہ قریب آگیا، تم پہ کروروں درود

کام وہ لے لیجئے، تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا، تم پہ کروڑوں درود

Marfat.com

Marfat.com

سلامِ رضا

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوّت پہ روشن دُرود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہریارِ اِرَم تاجدارِ حَرَم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طِیب و نُزہت پہ لاکھوں سلام

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کِھلیں
اس گلِ پاک منبت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے سرِ سروراں خم رہیں
اس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
اُن بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دَم میں دَم آگیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتّیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

وہ زُباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اُس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اُس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اُس تبسّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں مِلک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

انبیا تہ کریں زانو ان کے حضور
زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اُس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے سبز گنبد والے منظور دعا کرنا
جب وقتِ نزع آئے دیدار عطا کرنا

عطا کیا مجھ کو دردِ الفت کہاں تھی یہ پر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تقاضا ہے

کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمودات پر عمل کریں۔
بالخصوص پنجگانہ نماز باجماعت ادا کریں اور مٹھی بھر
داڑھی شریف رکھیں عورتیں خاتونِ جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا
کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے پردہ وحیا اختیار کریں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے سبز گنبد والے منظور دعا کرنا
جب وقتِ نزع آئے دیدار عطا کرنا

عطا کیا مجھ کو دردِ الفت کہاں تھی یہ پُر خطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تقاضا ہے

کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات پر عمل کریں۔
بالخصوص پنجگانہ نماز باجماعت ادا کریں اور مٹھی بھر
داڑھی شریف رکھیں عورتیں خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا
کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے پردہ وحیا اختیار کریں۔

Marfat.com